تحقیق وتنقید
قسط (۲)

چوہدری محمد علی صاحب
مولانا عبدالرحمٰن کیلانی

مراسلات (۳)

متعلقہ روح، عذابِ قبر، سماعِ موتی

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی صاحب کے قرآنِ مجید سے انکارِ سماع سے متعلق دلائل اور اُن کا تجزیہ

دلیل نمبر ۱: والذین یدعون .... ترجمہ۔ "اور جنھیں خدا کے سوا یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کچھ پیدا نہیں کر سکتے۔ بلکہ وُہ تو خود پیدا شدہ ہیں وہ لاشیں ہیں بے جان

کیلانی صاحب نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اموات غیر احیاء۔ کا اطلاق نہ جنوں پر ہو سکتا ہے نہ فرشتوں پر ..... باقی صرف فوت شدہ بزرگ رہ جاتے ہیں جن پر اس آیت کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

کیلانی صاحب کا اخذ کردہ یہ نتیجہ چند وجوہ کی بناء پر باطل ہے۔ فوت شدہ بزرگوں میں انبیاء کرام، صدیقین، شہداء، صالحین بھی داخل ہیں۔ انبیاء کرام کی حیات قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

واسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا اجعلنا من دون الرحمٰن[ع] یعبدون

ترجمہ۔ وہ رسول ونبی جو ہم نے آپ سے پہلے مبعوث فرمائے ان سے پوچھ[۹]

ع۔ من دون الرحمٰن الٰهة ؟...

لیجیے کہ ہم نے ذات رحمٰن جل وعلی کے بغیر کئی معبود مقرر کیے ہیں جن کی عبادت کی جائے یقیناً ایسا نہیں۔

اگر انبیاء کرام میں حیاۃ نہ ہوتی، وہ خطاب وندا کو نہ سمجھتے ہوتے اور جواب کی قدرت ان میں نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء و رسل سے دریافت کرنے کا حکم نہ فرماتا۔

کنز العمال میں حدیث ہے۔ من صلّی علی عند قبری سمعته ومن صلی علی من بعید علمته۔ (ابو شیخ عن ابی هریرة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میری قبر کے پاس درود پڑھا میں اس کو جانتا ہوں۔

حدیث ۲: عن ابی هريرة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من احد یسلم علی الا علی روحی ارد علیه رواه الطبرانی فی الاوسط

"رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھ پر سلام پڑھے مگر اللہ تعالیٰ مجھ پر روح کو لوٹاتا ہے تاکہ میں اس کا جواب دوں" اور کوئی وقت ایسا نہیں جب آپ پر درود وسلام نہ پڑھا جائے۔ آپ ہر وقت صلوٰۃ وسلام کا جواب روح بمعہ جسم ہی عطا فرماتے ہیں

ع۵ چوہدری صاحب نے اپنے مضمون میں عربی عبارات اکثر غلط لکھی ہیں۔ پھر اعراب کے بغیر بھی ہیں جبکہ اردو عبارت میں اکثر پنکچویشن کا لحاظ نہیں رکھا گیا۔ ادارہ محدث اگرچہ اعراب اور صحتِ لفظی وغیرہ کا خصوصی التزام کرتا ہے لیکن ہم نے چوہدری صاحب کی عبارات کو نہ درست کیا ہے نہ ان پر اعراب وغیرہ لگائے ہیں۔ مقصد یہی ہے کہ ان کا مضمون من وعن شائع ہو، ورنہ قارئین ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ اس حدیث کی عبارت کو انہوں نے مضحکہ خیز حد تک بگاڑ دیا ہے۔ حالانکہ کیلانی صاحب کے جس مضمون پر وہ تعاقب کر رہے ہیں، اسی مضمون سے اس کی صحیح عبارت نقل کی جا سکتی تھی، جو یوں ہے: "مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ" (محدث جلد ۱۴ عدد ۲-۳ ص ۴۲)

یہ وضاحت اسلیے کردی ہے کہ قارئین کرام عدمِ صحتِ عبارات کو ادارہ کا تساہل نہ سمجھیں۔ (ادارہ)

اب کیلانی صاحب ہی بتائیں کہ ان بزرگ ہستیوں انبیاء کرام کو ایک مسلمان کیسے بے جان لاشیں تصور کرے۔ شہداء سے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون۔

جو لوگ اللہ تبارک تعالیٰ کے راستہ میں قتل کیے گئے انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں۔ اس آیت سے بھی یہی معلوم ہوتا کہ بزرگوں کی لاشیں بے جان نہیں ہیں۔ کیلانی صاحب حقیقت یہی ہے کہ سورۂ نحل کی یہ آیت مبارکہ کفار کے معبودانِ باطل بتوں وغیرہ کے حق میں نازل شدہ ہے۔

دلیل ۲۔ ترجمہ۔ زندہ اور مردے برابر نہیں ہو سکتے اللہ جس کو چاہے سنا سکتا ہے لیکن (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تم ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں مدفون ہیں۔ فاطر ۲۲

اس آیت سے استدلال بھی درست نہیں کیونکہ اس آیت کا حاصل یہ ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ مُردوں کو نہیں سنا سکتے۔ اللہ سنا سکتا ہے۔

دلیل نمبر ۳۔ ترجمہ۔ اور اس شخص سے بڑھکر کون گمراہ ہوگا جو ایسے کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہ دے سکے بلکہ ان کو ان لوگوں کے پکارنے کی خبر بھی نہ ہو۔ پھر جب لوگ (روزِ قیامت) اکٹھے کیے جائیں گے۔ تو وہی پکارے گئے لوگ ان پکارنے والوں کے دشمن بن جائیں گے اور ان کی پرستش سے انکار کر دیں گے (الاحقاف ۵، ۶)

کیلانی صاحب کی تشریح۔ آیت نمبر ۳ میں وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غٰفِلُوْنَ کے الفاظ جنوں اور فرشتوں کو معبودانِ باطل کے زمرہ سے خارج کر دیتے ہیں کیونکہ وہ دعائیں سن سکتے ہیں اور کَانُوْا لَهُمْ اَعْدَاءً کے الفاظ بتوں اور مظاہر قدرت کو معبودانِ باطل کے زمرہ سے خارج کر دیتے ہیں ... اب صرف فوت شدہ بزرگ ہی رہ جاتے ہیں جو اس آیت کا صحیح مصداق بن سکتے ہیں۔

مولانا کیلانی صاحب کا یہ استدلال بھی غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ بزرگوں کے

ساتھ بغض و عناد سے محفوظ رکھے۔

مولانا موصوف کے اس استدلال کا بطلان و فساد قرآنِ حکیم سے واضح کیا جائے گا۔

پہلے اس بارے میں اقوال مفسرین پیش کیے جاتے ہیں۔

امام ابن کثیر فرماتے ہیں ای لا اضل ممن یدعو من دون اللہ اصناما و یطلب منھا مالا تستطیع الی یوم القیامۃ وھی غافلۃ عما یقولون لا تسمع ولا تبصر ولا تبطش لانھا جماد حجارۃ صم۔ جلد ۴ ص ۱۵۴

ترجمہ۔ یعنی کوئی اس شخص سے زیادہ گمراہ نہیں جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ بتوں کی عبادت کرتا ہے اور ان سے ایسے امور کی استدعا کرتا ہے جن کی قیامت تک ان میں استطاعت و قدرت نہیں اور وہ ان کے اقوال سے غافل ہیں، نہ سنتے اور دیکھتے ہیں اور نہ ہی پکڑ سکتے ہیں کیونکہ وہ بے جان پتھر ہیں اور قوتِ سماع سے عاری۔

۲ تفسیر خازن میں ہے من لا یستجیب یعنی الاصنام لا تجیب عابدیھا الی شیٔ یسئلونھا۔

ترجمہ۔ من لا یستجیب سے مراد بت ہیں جو اپنے عابدوں کو وہ اشیاء مہیا نہیں کر دیتے جن کا وہ مطالبہ کرتے ہیں۔ تفسیر جلالین میں بھی اسی سے ملتی جلتی تفسیر ہے۔

۳ تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ میں ہے (الی یوم القیامۃ) و انما جعل ذلک غایۃ لان یوم القیامۃ قد قیل انہ تعالیٰ یحییھا وتقع بینھا وبین من یعبدھا مخاطبۃ فلذلک جعلہ حدا واذا قامت القیامۃ وحشر الناس فھذہ الاصنام تعادی ھؤلاء العابدین وتتبرء منھم۔ جلد ۷ ص ۲۷

ترجمہ۔ معبوداتِ باطلہ کے جواب نہ دینے کی حد یوم القیامۃ مقرر فرمائی (جس سے لازم آئے گا کہ قیامت کے دن وہ ان کو جواب دیں گے۔ حالانکہ بت تو قیامت

کے دن بھی جواب نہیں دے سکتے۔ اس کا جواب دیتے ہوئے علامہ رازی نے فرمایا) کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو زندگی بخشے گا اور ان کے درمیان اور مشرکین کے درمیان گفتگو ہوگی۔ لہٰذا جواب نہ دینے کی حد قیامت کا دن بنادیا اور جب قیامت قائم ہوگی، تمام لوگ میدانِ حشر میں جمع ہوں گے، تو یہ بُت اپنے عابدوں کے دشمن بن جائیں گے، ان سے اور ان کی عبادت سے بیزاری ظاہر کریں گے۔

اس کے علاوہ دیگر کتب تفاسیر میں بھی اس آیت کریمہ کی یہی تفسیر کی گئی ہے اور من لا یستجیب لہ الی یوم القیامۃ وھم عن دعائھم غفلون کے مصداق صرف اصنام واوثان کو بنایا گیا ہے۔

کیلانی صاحب کے استدلال کا بطلان و فساد قرآن حکیم سے

حضرت حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جھنم انتم لھا واردون۔

ترجمہ۔ بے شک تم خود اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن کی عبادت کرتے ہو، سب کے سب جہنم کا ایندھن ہیں اور تم اس میں داخل ہونے والے ہو۔

اس آیت مبارکہ میں مشرکین مکہ کو خطاب ہے اور بقول کیلانی صاحب یہ عبادت بزرگوں کی ہے جس میں انبیاء کرام اور اولیاء عظام سبھی شامل ہیں تو ان کا جہنم میں داخل ہونا اور نار دوزخ کا ایندھن بننا لازم۔ نعوذ باللہ منہ۔ جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی محبوب ہستیوں سے متعلق فرماتا ہے۔ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

ترجمہ: بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں نہ ان پر کوئی خوف ہے اور نہ ہی غمگین ہوں گے۔

ایک اور آیت کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے۔ ان الذین سبقت لھم منا الحسنی اولئک عنھا مبعدون لا یسمعون حسیسھا وھم فیما اشتھت انفسھم خالدون لا یحزنھم الفزع الاکبر و تتلقھم لملائکۃ ھذاہ[ع] یومکم الذی کنتم توعدون۔ ترجمہ۔

ع انا اللہ!۔ قرآنِ مجید کی آیات تک غلط لکھ دی ہیں۔ صحیح الفاظ یوں ہیں: وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي .....

تحقیق وہ لوگ جن کے لیے ہماری طرف سے بھلائی کا وعدہ ہو چکا ہے۔ وہ نار جہنم سے دور رکھے جائیں گے۔ وہ نار جہنم کی آواز ذرہ بھر بھی نہ سنیں گے اور اپنی پسندیدہ نعمتوں میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے انہیں سب سے بڑی گھبراہٹ (دہشت قیامت وغیرہ) غم میں نہیں ڈالیں گے اور فرشتے ان کے استقبال کے لیے آئیں گے (یہ کہتے ہوئے) کہ یہ ہے وہ دن جیسا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

تفسیر ابوالسعود میں مذکور ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کریمہ " انكم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم انتم لها واردون لو كان هؤلاء الهة ما وردوها وكل فيها خلدون۔

اے مشرکین تم اور تمہارے معبودات باطلہ جہنم کا ایندھن ہیں اور تم سب اس میں داخل ہونے والے ہو۔ اگر تمہارے معبود درحقیقت الٰہ ہوتے تو دوزخ کی آگ میں داخل نہ ہوتے۔ اور یہ سب ہمیشہ اس میں رہنے والے ہیں"، کو مشرکین پر تلاوت کیا تو ابن زبعری نے کہا کہ ہمارے بت اور اصنام اگر جہنم میں داخل ہوں گے، تو عیسائی حضرت عیسٰی کی عبادت کرتے ہیں اور یہودی حضرت عزیر کی پرستش کرتے ہیں اور بنی ملیح ملائکہ کی پوجا کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ بھی جہنم میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان بدباطنوں کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ انبیاء کرام اور ملائکہ یا دوسرے اولیاء اور شہداء اور صلحاء کے لیے ہماری طرف سے وعدہ خیر اور پیمان جود و عطا ہو چکا ہے۔ لہٰذا ان کا یہ انجام نہیں۔ یہ صرف تمہارے معبودات باطلہ اور ارباب من دون اللہ کا انجام بد اور عاقبت قبیحہ ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ اصنام وانصاب اور صور و تماثیل کے حق میں وارد آیات کا انبیاء کرام رسل عظام اور اولیاء، شہداء، اور صالحین پر چسپاں کرنا محض جہالت اور قرآن وسنت کی قبیح ترین تحریف ہے بلکہ قرآن مجید فرقان حمید کی بہت سے آیات سے سماع موتی ثابت ہوتا ہے۔

ثبوت نمبر ۱۔ قال اللہ تعالیٰ واسئل من ارسلنا من قبلك

من رسلنا أجعلنا من دون الرحمٰن الهة يعبدون۔

ترجمہ۔ وہ رسول ونبی جو ہم نے آپ سے پہلے مبعوث فرماتے ان سے پوچھ لیجئے کیا ہم نے ذات رحمٰن جلّ وعلاّ کے بغیر کئی معبود مقرر کیے ہیں جن کی عبادت کی جاتے یقیناً ایسا نہیں ہے۔[۵۱]

اگر انبیاء کرام میں حیات نہ ہوتی وہ خطاب وندا کو نہ سمجھتے تو حق تعالیٰ اپنے محبوب کو دریافت کرنے کا حکم نہ فرماتا۔ تفسیر کبیر جلد سابع صنہ ۲۳۰ پر ہے "عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ جب شب اسرائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجدِ اقصیٰ پہنچایا گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اور ان کی اولاد میں سے تمام رسولوں کو آپ کے لیے مسجدِ اقصیٰ میں جمع فرمایا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اذان دی اور اقامت کہی اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھیے اور نماز پڑھائیے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت جبرائیل نے عرض کیا ان رسولوں سے جو ہم نے آپ سے پہلے بھیجے سے دریافت کر لیجئے (جیسا کی آیت میں ہے) آپ نے فرمایا لا اسئال لانی لست شاکا فیہ۔ میں نہیں پوچھتا مجھے کوئی شک نہیں۔

ثبوت نمبر ۲۔ قال اللہ تعالیٰ۔ وقالوا یا صالح ائتنا بما تعدنا ان کنت من المرسلین فاخذتهم الرجفة فاصبحوا[۵] فی دارهم جثمين فتولی عنهم وقال يقوم لقد ابلغتكم رسالة ربي ونصحت لكم ولكن لا تحبون الناصحين۔

ترجمہ۔ (قوم صالح علیہ السلام نے ان سے کہا) اے صالح جس عذاب کا تو ہمیں وعدہ دیتا ہے وہ ہمارے پاس لے آ، اگر تو درحقیقت مرسلین میں سے ہے۔ تو زلزلہ نے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیا۔ پس وہ لوگ اپنے گھروں میں تباہی و بربادی سے دوچار ہو گئے اور علیحدہ ہوتے وقت ان سے مخاطب ہو کر کہا اے میری قوم میں نے تمہیں رب کے پیغام پہنچائے اور نصیحت کی، لیکن تم تو نصیحت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

امام رازی نے تفسیر میں فرمایا "پہلا قول یہ ہے کہ حضرت صالح علیہ السلام

ع‍ ۵ فاصبحوا في دارهم الخ ۱۰ رجب المرجب ۱۴۰۵ھ

کی علیحدگی ان کی ہلاکت کے بعد پائی گئی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ لفظ فا تعقیب اور فوری ترتب پر دلالت کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان کا اعراض ہلاکت کے بعد متحقق ہوا اور انہوں نے قوم کی ہلاکت کے بعد انہیں خطاب فرمایا جیسا ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مقتولوں کو خطاب فرمایا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ ان مرداروں کے ساتھ کلام فرمارہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں لیکن وہ لوگ ایسے جواب پر قادر نہیں جو تم سن سکو۔ جلد رابع صـ۲۵۵ قال ابو السعود خاطبهم عليه الصلوة والسلام بذلك خطاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل قليب بدر حيث قال انا وجدنا ما وعدنا ربنا فهل وجدتم ما وعد كم ربكم حقا۔ جلد رابع صـ۴۱۸

علامہ ابو السعود فرماتے ہیں کہ حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی ہلاک شدہ قوم کو ایسے ہی خطاب فرمایا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے کنوئیں میں پھینکے ہوئے کفار سے خطاب فرمایا

اسی طرح حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کی ہلاکت کے بعد خطاب فرمایا

ثبوت نمبر۳۔ والنازعٰت غرقًا والناشطٰت نشطًا والسابحات سبحًا فالسّابقات سبقًا فالمدبرات امرًا۔

قسم ہے ان نفوس قدسیہ کی سختی سے جان کھینچیں اور نرمی سے بند کھولیں اور آسانی سے تیریں پھر آگے بڑھ کر جلد پہنچیں، پھر کام کی تدبیر کریں۔

مفسرین کرام نے صفات مذکورہ کو ملائکہ کے علاوہ نفوس کاملہ اور ارواح فاضلہ پر بھی منطبق فرمایا ہے۔

علامہ سید محمود آلوسی اپنی تفسیر میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں "آیت مذکورہ میں ان نفوس فاضلہ کے ساتھ قسمیں ذکر کی گئی ہیں جو موت کی وجہ سے ابدان سے بزور الگ کیے جاتے ہیں کیونکہ بدان سے الفت و محبت کی وجہ سے ان کی جدائی بہت مشکل ہوتی ہے۔ جبکہ بدن اعمال خیر میں ان کے لیے بمنزلہ سواری کے ہوتا ہے اور بدن میں رہنا مزید خیر و برکت حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ تب وہ بدنوں سے جدائی کے بعد عالم ملکوت کی طرف بقصد شوق گامزن ہوتے ہیں اور عالم ملکوت میں